سلسلہ خطبات جمعہ
شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی

امارات قیامت

جب اولاد والدین کو حقیر جانے: رہی حضورؐ کے ارشاد کی دوسری توجیہ کہ بیٹی ماں کو حکم دیگی تو ہمارے ہاں گھر گھر اس برائی کا دور دورہ ہے حضورؐ کا ارشاد کہ کبر الکبر اور من لم یؤقر کبیر نا ولم یرحم صغیر نا فلیس منا (او کمال قال) کی ہر جگہ خلاف ورزی ہورہی ہے۔ بیٹی اپنی ادھیڑ عمر ماں کو اور بیٹا اپنے معمر باپ کو عقل سے عاری سمجھ کر ان کی بات اور مشورہ کو کوئی وزن ہی نہیں دیتا۔ اور بس چلے تو ان کو اپنے کسی گھریلو ملازم سے بھی کمتر درجہ دینے کیلئے بھی تیار نہیں۔ ان پر حکم چلانا تو عار ہی نہیں سمجھتے اگر بیٹا دولت منداور کسی عہدہ پر فائز ہوجائے اور بیٹی کی دولتمند گھر میں شادی ہو جائے تو اپنے سادہ دغریب باپ وماں کو والدین کہلانے کی بجائے ان کو اپنا دیہاتی ملازم ظاہر کرتے ہیں۔

جب نااہلوں کی حکومت ہوگی: دوسری نشانی قیامت کی اس حدیث میں یہ ذکر فرمائی کہ ننگے پاؤں اور ننگے جسم پھرنے والے فقیر و کوڑی وکوڑی کے محتاج اور سارا سارا دن بکریوں کے چرانے والے حکومت کے ایوانوں اور بلند وبالا محلات کے مالک ہو جائیں گے۔ مطلب یہ کہ کل تک جو لوگ شریف النسل، بلند خاندان اور مہذب معاشرہ کے افراد تھے۔ حوادث زمانہ اور انقلابات کی وجہ سے وہ گوشہ گمنامی کا شکار ہو جائیں گے۔ غربت وافلاس اور فقر وفاقہ کا شکار ہو کر بے روزگاری وپریشان حالی میں اپنی حیثیت اور مقام کو کھو جائیں گے۔ معاشرے وسماج میں ان کا نام ونشان تک نہ رہے ان کی جگہ وہ لوگ جن کا کل تک معاشرے میں نام لینے والا کوئی نہ تھا' حسب ونسب' شرافت وخاندان' تہذیب وشائستگی کے اعتبار سے بالکل بے حیثیت تھے تعلیمی واخلاقی ہر لحاظ سے پست سمجھے جاتے تھے۔ سماج ورواج کے غیر عادلانہ سیاست کی بدولت حکومت ومسند اقتدار کے مالک بن جائیں۔

اس نشانی پر اگر ہم غور کریں تو تقریباً یہ بھی ظاہر ہو چکی ہے ممکن ہے ابھی انتہا کو نہ پہونچی ہوں' اپنے اطراف میں اگر اقتدار و دولت کے اصحاب پر نظر ڈالیں تو زیادہ تر اسی قسم کے لوگ قابض و براجمان ہیں جنکا ذکر آقائے نامدار ﷺ نے اس مشہور حدیث میں فرمایا ہے' دھوکہ وفریب وناجائز ذرائع سے کمانے والے وہ معمولی لوگ' بڑی بڑی جاگیروں' محلات' بینک بیلنسوں کے مالک بن کر اقتدار وحکمرانی پر بھی قابض ہوگئے۔ حقیقی شرافت ونجابت اور اہلیت رکھنے والوں کو ذلیل کر کے انکا مذاق اڑایا جارہا ہے۔ اس سے بھی یہ سمجھنا چاہیے کہ اب اس دنیا کے خاتمہ کا وقت آچکا

ہے جسے قیامت کہا جاتا ہے۔ اللہ جل جلالہ ہمیں ہر فتنہ سے محفوظ فرما کر سلامتی ایمان کیساتھ قبر اور قیامت کی تیاری کے اسباب پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرماویں۔ امین!

فکر آخرت: نحمده ونصلى على رسوله الكريم اما بعد فقال رسول الله ﷺ: سبعة يظلهم الله في ظله يوم لاظل الا ظله' امام عادل و شاب نشاء في عبادة الله ورجل قلبه معلق بالمسجد و رجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امراة ذات حسب وجمال فقال اني اخاف الله ورجل تصدق بصدقه فاخفا هاحتى لاتعلم شمالا' ماتنفق يمينه ورجل ذكر الله خالياً ففاضت علينا۔ او كما قال عليه الصلوة و السلام۔

تمہید: شفیع المذنبین روز قیامت کے اوران سخت ترین دن کے مصائب سے بچنے کے اعمال واسباب کی طرف ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

قیامت کا ہولناک منظر: کہ جو شخص دنیا میں قیامت کے منظر کو دیکھنے کا خواہاں ہو تو وہ سورئہ اذا السماء انشقت و اذنت لربها حقت اوراذا السماء انفطرت و اذا الكواكب التشرت کے مفہوم ومعنی کا استحضار کرے۔ چاند وسورج اور ستاروں سے جگمگا تا ہوا آسمان پھٹ جائے گا۔ زمین لپیٹ دی جائیگی' سارا نظام کائنات درہم برہم ہو جائیگا۔ قبور کھل کر مردے اس سے جیسا پودے زمین سے اُگتے ہیں نکل آئیں گے' تخم ریزی کے بعد اچانک جس طرح کھیت میں زمین چیر کا نیا نیا پودا نکلا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح تمام انسانوں کا دوبارہ بعث بعد الموت ہوگا۔ دوسری جگہ قیامت کے واقع ہونے کی طرف حق تعالیٰ نے اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا' اذا وقعت الواقعة ليس لوقعتها كاذبه یعنی جب قیامت واقع ہو جائے گی اور اس کے وقوع کو جھٹلانے اور من گھڑت کہلوانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

یوم آخرت سے افسوسناک بے فکری: لیکن افسوس کہ ہم اس یقینی واقع ہونے والے دن اور اس کی سختیوں سے بے خبر ہو کر ایسا اس فانی دنیا میں ڈوب گئے کہ قیامت' موت اور قبر کا صرف زبانی ذکر تو ہے مگر ان اندوہناک مقامات میں اپنے لئے بچاؤ کی تدابیر سے ایسے بے فکر کہ لگتا یوں ہے کہ گویا ہم دل سے اس کے قائل ہی نہیں۔

مرشد اعظم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ مرنے کے بعد اور روز محشر کیا کیا حالات پیش آنے ہیں تو شدید غم وہیبت سے لوگ مکانات اولاد اور بیویوں کو چھوڑ کر مجنونانہ انداز میں جنگلوں کی طرف بھاگ کر دنیا کی وقتی وفانی راحت وسکون بھول جائیں۔

شدت گرمی: صحاح ستہ ودیگر کتب احادیث میں بے شمار احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت

کے دن گرمی کس شدت سے ہوگی، دھوپ سروں پر ایک میل یعنی دار العلوم حقانیہ سے لے کر اکوڑہ خٹک کے سٹیشن تک کے فاصلہ پر ہوگا۔ آج جب کہ سورج کروڑوں میلوں کے فاصلے پر ہمارے سروں سے دور ہے گرمیوں کے مہینے میں نو بجے صبح سے عصر تک دھوپ میں نکلنا اور اس کی حرارت برداشت کرنا کسی کے بس کا روگ نہیں ہوتا۔ دھوپ کے اثر سے بچنے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کی جاتی ہیں، بے شمار نسخے وترکیب بروئے کار لائے جاتے ہیں کہ کہیں سن سٹروک سے آمنا سامنا نہ ہو ان ایام میں ہر ملاقاتی دوسرے ملنے والے سے گرمی کی شکایت اور بدن پر اس کے واقع ہونے والے تکلیف دہ اثرات کا واویلا کرتا رہتا ہے جب کہ یہ دھوپ کروڑوں میل سروں سے دور رہتی ہے اور قیامت کے دن انسانی سروں سے اس کی دوری صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہوگی تو اس کی گرمی اور روز محشر جمع ہونے والوں پر اس کے مضر اثرات کا تصور بھی بدن پر لرزہ طاری ہونے کے لئے کافی ہے۔

کربناک واقعہ: کیونکہ اس دن نہ بجلی کا پنکھا، نہ ائرکنڈیشنڈ اور نہ اور کوئی گرمی سے بچانے والا آلہ ہوگا، بلکہ وہ حاضری ایک ایسے وسیع وعریض ہموار میدان میں ہوگی کہ اگر اس کے مشرقی جانب آخری سرے میں ایک آدمی کھڑا ہو تو وہ اس وسیع میدان کے مغربی جانب آخری سرے میں کھڑے آدمی کو دیکھ سکے گا، اس میدان میں نہ پہاڑ نہ درخت، نہ مکان، نہ پستی اور نہ اونچائی ہوگی۔ اس کی جانب اللہ جل شانہ نے اشارہ فرمایا ہے کہ

لا تری فیہا عوجا ولا امتا

نفسا نفسی کا عالم: دنیا میں اگر بچے کو تکلیف ہو تو باپ کی طرف مدد کے لئے دوڑتا ہے، بیوی خاوند کی طرف، بھائی بھائی سے مدد مانگتا ہے مگر اس کربناک موقع پر ہر کوئی اپنے اپنے پسینہ میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق ایسا ڈوبا ہوگا کہ ہر ایک اپنے دنیاوی قریب سے قریب قرابت دار سے دور بھاگے گا۔ جیسے کہ اس عالم فانی میں وبائی اور عمومی مصیبت آنے کی صورت میں کبھی کبھی ہر کسی کو اپنی اپنی فکر لاحق ہو کر دوسرے سے بے نیاز و بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ جب کہ اس عالم کے مصائب وتکالیف کی عالم برزخ وعالم حشر وعالم جہنم کے مصائب سے کوئی نسبت ہی نہیں۔

صالح امتی نبی کیلئے باعث افتخار ہے: قیامت کے دن میں وہ لمحہ بھی ہے جس کے بارے میں شفیع المذنبین صلعم فرماتے ہیں کہ اے میرے امتی ہونے کے دعویدارو۔ کہیں میرے اور میری امت کے لئے بدنامی اور ذلت کی علامت بن کر مجھ سے سامنا نہ کرنا پڑے کہ کسی نبی کے امتی ہزار سال کی عبادت کا تحفہ وہدیہ لے کر میدان حشر میں حاضر ہو اور کسی رسول کا مجمع پانچ سو سال کی فرمانبرداری واطاعت کا پروانہ لے کر وارِ میدان ہو اور میرا کوئی امتی اولین و آخرین کے درمیان اس حال میں آمے کہ اسے اپنی گردن پر کسی کے غضب وچوری سے حاصل کیا ہوا مال مسلمان کی عزت وجان کے خون کے جرم اور حقوق العباد سے لاد کر میرے پاس یارسول اللہ اغثنی یعنی سفارش کی غرض سے حاضر ہو کر پوری امت کے لئے بدنامی کا باعث بن جائے۔ .... (جاری ہے)